# از عدالتِ عظمیٰ[1]

## میسرز زاوتار سنگھ اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ۔

## بنام

## میسرز ایس ایس انٹرپرائزز و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 11 مارچ، 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

**دعویٰ۔کے لیے منتقلی کی درخواست۔فلم کی تقسیم کا معاہدہ۔مدعا علیہ کی طرف سے اپیل کنندہ کے ساتھ ذیلی قرارداد۔قرارداد کے حوالے سے مقدمے۔بمبئی دیوانی عدالت میں قرارداد منسوخ کرنے اور حکم امتناعی طلب کرنے کا پہلا مقدمہ۔مدراس عدالت عالیہ میں دوسرا مقدمہ جس میں مؤخر الذکر قرارداد کے تحت حق استقرار یہ کی درخواست کی گئی تھی۔ڈویژن بنچ کی جانب سے منظور کیے گئے حکم امتناعی کی تصدیق۔اس عدالت میں زیر التواء اپیل۔مدراس عدالت عالیہ کے حکم امتناعی کے بعد بمبئی عدالت عالیہ کی اصل طرف سے مدعا علیہ کا تیسرا مقدمہ۔حکم امتناعی کے مطابق بمبئی عدالت عالیہ کے سامنے زیر التوا توہین عدالت کی کارروائی۔قرار پایا کہ، بمبئی کے مقدمے کو مدراس منتقل کرنے کے بجائے بمبئی عدالت میں کارروائی اس وقت تک روک دی گئی جب تک کہ مدراس عدالت عالیہ کے اصل فریق کے سامنے مقدمہ نمٹ نہ جائے۔عدالت عالیہ میں زیر التواء توہین عدالت سے قانون کے مطابق نمٹا جائے گا۔مدراس عدالت عالیہ کو مقدمے کو تیزی سے نمٹانے کی ہدایت۔خصوصی اجازت کی درخواست کے فیصلے تک جوں کی توں حالت برقرار رکھنے کی ہدایت دی گئی، جو کہ بعد ازاں ہونے والے معاہدے کے تحت صرف درخواست گزار کے حقوق تک محدود ہوگی۔**

اصل دیوانی دائرہ اختیار: منتقلی درخواست (دیوانی) نمبر 658، سال 1995۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 139A(1)/(2) کے تحت۔)

درخواست گزار کے لیے ڈی اے دیو، وجے کمار، مس سنگیتا کمار۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جواب دہندگان کے لیے ایف ایس نریمن، ایم کرنجاوالا، گورب بنرجی، ایم ایل رنجیت، مس روبی آہوجا اور آر این کرنجاوالا۔

جواب دہندہ نمبر 3 کے لیے اشوک ایم سروگی اور مس ایس او شاریڈی۔

بھیم راؤ نائیک اور رویتی راگھون برائے فریق گردانہ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

ہم نے دونوں طرف کے فاضل ولاء کو سنا ہے۔

اس معاملے میں، تسلیم شدہ طور پر، 28 فروری 1985 کو ایک قرارداد ہوا تھا جو میسرز ایس ایس انٹرپرائزز، ایک شراکت داری فرم نے آر وینکیٹر من کے ساتھ فلم 'آگ کا دریا' کی تقسیم کے لیے کیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد اسی فلم کے سلسلے میں درخواست گزار میسرز او تار سنگھ اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ کے حق میں 7.10.1993 کو ایک معاہدہ ہوا تھا۔ مذکورہ فلم کی تقسیم کے حوالے سے اب تین مقدمے زیر التوا ہیں۔ پہلا مقدمہ آر وینکٹ رمن نے بمبئی کی سٹی سول عدالت میں دائر کیا تھا جس میں انہوں نے دعوی کیا ہے کہ 28 جنوری 1985 کا قرارداد منسوخ کر دیا گیا تھا اور انہوں نے میسرز ایس ایس انٹرپرائزز کے خلاف حکم امتناعی طلب کیا ہے۔ دوسرا دعویٰ، یعنی, مقدمہ نمبر 95/1136 درخواست گزار کی طرف سے مدراس عدالت عالیہ کے اصل رخ پر بعد کے قرارداد کے تحت اپنے حقوق کے اعلان کے لیے اور ایک عبوری حکم امتناعی نامے کے لیے بھی دائر کیا گیا تھا جو منظور کیا گیا تھا۔ وہ عبوری حکم امتناعی جس کی تصدیق واحد جج نے کی تھی اور اسے ڈویژن بنچ نے اپیل پر برقرار رکھا تھا جو اس عدالت میں زیر التواء خصوصی اجازت کی درخواست (دیوانی) نمبر 27695-95/96 کا موضوع ہے۔ لہذا، ہمیں اس سلسلے میں دیے گئے حکم امتناعی کی درستگی یا بصورت دیگر میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تیسرا مقدمہ مدعاعلیہ-ایس ایس انٹرپرائزز نے دائر کیا تھا, مقدمہ نمبر 95/3793 بمبئی عدالت عالیہ کے اصل رخ پر مدراس عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے حکم امتناعی کے بعد۔ مدعاعلیہ کے پاس اس مقدمے میں ایک عبوری حکم امتناعی تھا۔ ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ توہین عدالت کی کارروائی فاضل واحد جج کے حکم امتناعی کے مطابق زیر التوا ہے۔ اس سلسلے میں بھی ہمیں اس تنازعہ میں جانے کی ضرورت ہے اور فریقین کو آزادی ہے کہ وہ توہین عدالت کی ان کارروائیوں میں اس معاملے کو واحد جج کے ذریعے نمٹائیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

واحد سوال یہ ہے کہ: کیا بمبئی عدالت عالیہ میں زیر التواء مقدمے کو مقدمہ نمبر 1136، سال 1995 کے ساتھ مقدمے کی سماعت کے لیے مدراس عدالت عالیہ کے اصل حصے میں منتقل کرنے کی ضرورت ہے جو کہ ایک جامع مقدمہ ہے اور وقت کے لحاظ سے پہلا ہے؟ ان حالات میں، ہم سمجھتے ہیں کہ بمبئی کے مقدمے کو مدراس عدالت عالیہ میں منتقل کرنے کے بجائے بمبئی کے مقدمے کی مزید کارروائی اس وقت تک روک دی جانی چاہیے جب تک کہ مدراس عدالت عالیہ کے اصل فریق کے سامنے مقدمہ نمٹا نہیں جاتا۔ اس حکم کا بمبئی عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے سامنے زیر التواء توہین عدالت کی کارروائی کو نمٹانے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا جس سے قانون کے مطابق نمٹا جائے گا۔

مدراس عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مقدمے کو جلد از جلد نمٹائیں، ترجیحی طور پر حکم کی نقل موصول ہونے کی تاریخ سے 6 ماہ کے اندر۔ یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ فلم کے دو پرنٹ پہلے ہی تقسیم کے لیے سنگاپور بھیجے جا چکے ہیں۔ جواب دہندگان میسرز ایس ایس انٹرپرائزز کے ذریعہ یہ شبہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مزید پرنٹوں کو دوسرے غیر ملکی دائرہ اختیار میں بھیجے جانے کا امکان ہے۔ فریقِ گردانہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل شری نائک کا کہنا ہے کہ اگر کوئی جمود کا حکم دیا جاتا ہے تو اس کا حق متاثر ہوگا۔ یہ چیزوں کی فٹنس میں ہوگا کہ مذکورہ بالا خصوصی اجازت کی درخواستوں کے نمٹارے کے لیے زیر التواء صورتحال 7 اکتوبر 1993 کے معاہدے کے مطابق درخواست گزار کے حقوق تک محدود ہے۔ یہ شری نائک کے مؤکلوں کے لیے کھلا ہوگا، اگر انہیں فاضل واحد جج کے ذریعے منظور کیے گئے حکم امتناعی کے خلاف زیر التواء خصوصی اجازت کی درخواستوں میں مقدمہ دائر کرنے کا کوئی حق حاصل ہے اور اس کی تصدیق مدراس عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے کی ہے، جو خصوصی اجازت کی درخواست (دیوانی) نمبر 27695-95/96 کا موضوع ہے۔ ہمیں فریقین کے درمیان تنازعہ میں جانے کی ضرورت نہیں ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ شری نائک کے مؤکلوں اور میسرز ایس ایس انٹرپرائزز کے مؤکلوں کے درمیان تھا۔ یہ ان کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ زیر التواء خصوصی اجازت کی درخواست (دیوانی) نمبر 27695-95/96 میں فریق کے طور پر شامل کرنے کے لیے درخواست دیں۔ اس معاملے میں منظور کیے گئے عبوری حکم نامے میں اس حکم کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے۔

منتقلی کی درخواست کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

**درخواست نمٹا دی گئی۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document